ملک کے ائمہ وخطباء کا نمائندہ ادارہ
منبر و محراب فاؤنڈیشن انڈیا
MEMBER-O-MEHRAB FOUNDATION INDIA

16-9-408/P/45, Masjid-E-Alfalah Complex, Wahid Nagar, Old Malakpet, Hyd-36
9989666811
mmfi.info@gmail.com www.mmfi.info

سرپرست : مولانا شاہ محمد جمال الرحمن مفتاحی صاحب نگران : مولانا احمد عبید الرحمن اطہر ندوی صاحب بانی ومحرک : مولانا غیاث احمد رشادی صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بموقع جمعہ خطاب کیلئے ائمہ وخطبا کی خدمت میں پیام منبر ومحراب | سلسلہ نمبر : ۱۰۵ | ۳۰/اکتوبر ۲۰۱۹

ماہِ ربیع الاول اور کرنے کے اہم کام

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین امابعد :

فقدقال اللہ تعالی فی کلامہ المجید، اعوذباللہ من الشیطن الرجیم ،بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ (آل عمران)

وقال تعالی فی مقام آخر: لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (التوبة)

سامعین محترم وحاضرین کرام!

انسان پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شمار اسی طرح محال ہے جیسے آسمان کے ستاروں کا گننا؛مگر سب سے بڑھ کر جو احسان اللہ رب العزت نے بالخصوص انسانوں پر اور بالعموم پوری کائنات پر کیا ہے،وہ اپنے محبوب،رحمۃ للعالمین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اس کائنات میں مبعوث فرما کر کیا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رب العزت نے ربیع الاول (موسم بہار)میں لوگوں کی فلاح وکامیابی کے واسطے مبعوث فرمایا ،حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد "بہار اندر بہار"کی مصداق ہے،ایک تو زمانہ بہار کا ،پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد بھی حسین بہار ہے۔

سرکار دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے پہلے عرب کو ‘‘جلی ہوئی زمین ’’ کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔صحراؤں میں انسان نما جانور رہتے تھے جوبات کا بتنگڑ بنانے میں دیر نہیں کرتے تھے بلکہ فساد و خوں ریزی انکی طبیعت کا حصہ بن چکی تھی۔قبیلہ وار جنگیں ہوتی رہتی تھیں۔چونکہ زمانہ جاہلیت میں یہودیوں کا قومی پیشہ اسلحہ بنانا تھا لہذا یہ دھندا اسی وقت پھل پھول سکتا تھا جب ہر طرف جنگ و خوں ریزی کا ماحول گرم ہو۔لہذا یہودی منظم طریقے سے عربوں کی جہالت اور قبائلی عصبیت کا فائدہ اٹھا کر لوگوں کو آپس میں لڑواتے رہتے تھے۔ذرا ذرا سی بات پر چالیس چالیس سال تک جنگیں ہوتی رہتی تھیں اس طرح یہودیوں کا قومی بزنس ترقی کرتا گیا اور عرب اپنا سارا سرمایہ اسلحہ کی خریداری اور دشمنی نبھانے میں صرف کرتے رہے۔

سرمایہ دار طبقہ زندگی کے ہر شعبہ پر حکمرانی کر رہا تھا۔غریب افراد کو پیٹ پالنے کے لئے یا تو بھیڑ بکریوں کے دودھ پر گذارا کرنا پڑتا یا پھر وہ خالی کھجوریں کھاکر وقت گذار لیتے تھے۔تجارت کے لئے اگر کسی سرمایہ دار سے قرض لیتے تو تجارت میں منافع کی کثیر رقم سود کی شکل میں سرمایہ دار کی تجوری میں چلی جاتی اور غرباء تنگی و مفلسی کی زندگی گذارنے پر مجبور ہوجائے۔یہی لوگ قبیلے کے سردار اور خاندان کے سربراہ کہلاتے تھے۔دولت کی فراوانی اور اولاد کی کثرت پر ایک قبیلہ دوسرے قبیلہ پرحسد کرتا تھا۔بسااوقات قبرستان میں جاکر اپنے قبیلے کی قبریں شمار کرکے کثرت تعداد پر ناز کرنا عام بات تھی۔(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۵۳۴)

آپ تصور کیجیے!چھٹی صدی عیسوی کا وہ خوف ناک ماحول،جاہلیت قدیمہ کا وہ وحشت ناک زمانہ،علم و معرفت اور تہذیب و ثقافت سے خالی وہ تاریک ترین دور،جہنم کے دہانے پر کھڑی،اپنی بربادیوں کا نظارہ کرتی انسانیت۔ایک ایسا سنسان عالم جہاں نہ عورتوں کے حقوق کا پاس نہ خونی اور نسبی رشتوں کا لحاظ،نہ بچوں کے ساتھ ہمدردی کے جذبات، نہ بوڑھوں کی کمزوری کا احساس۔خدا فراموشی کی ایک ایسی صدی جس کی جہالت و ناخواندگی میں کوئی نظیر نہیں،درندگی وخون ریزی میں کوئی مثال نہیں،جہاں بھائی بھائی میں عداوتیں ،گھر گھر میں رنجشیں،خاندان قبیلوں میں جھگڑے ،معمولی معمولی باتوں پر جنگیں۔۔۔حالی مرحوم نے اس کی یوں منظر کشی کی ہے۔

کہیں تھا مویشی چَرانے پہ جھگڑا کہیں پہلے گھوڑا بڑھانے پہ جھگڑا
لبِ جو کہیں آنے جانے پہ جھگڑا کہیں پانی پینے پلانے پہ جھگڑا
یونہی روز ہوتی تھی تکرار ان میں یونہی چلتی رہتی تھی تلوار ان میں

پھرکیا ہوتا ہے ؟؟ رحمت خداوندی کو اس سسکتی بلکتی انسانیت پہ رحم آتاہے اور ظلمتوں کی شب تاریک سحر ہوتی ہے، ضلالت وگمراہی کے پردوں کو چاک کرتا ہوا ایک نور کامل ظاہر ہوتا ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے سارا عالم روشن ومنور ہوجاتاہے۔حالی مرحوم نے اس کو بھی یوں بیان کیا ہے۔

یکایک ہوئی غیرتِ حق کو حرکت بڑھا جانبِ بوقبیس ابرِ رحمت
ادا خاکِ بطحا نے کی وہ ودیعت چلے آتے تھے جس کی دیتے شہادت
ہوئی پہلوئے آمنہ سے ہویدا دعائے خلیل اور نویدِ مسیحا

بزرگو اور بھائیو!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روشن ہدایت اور عمدہ شریعت لے کر اس دنیامیں تشریف لائے ،وہ ایک ایسی مبارک ملت لائے جس کی راتیں پُر امن اور دن پر نور ہوتے ہیں۔ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وہ راہ دکھلائی جس پر چل کر انسان دونوں جہاں میں کامیاب ہوتا ہے اور جس سے دلوں کا بگاڑ ختم ہو جاتا ہے ،انسان رحمن کو پہچان لیتا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا و آخرت کی بھلائی کی طرف راہ نمائی کی اورجب آپ دنیا میں اپنی آمد کے مقصد کو ادا کر چکے اور اللہ کی امانت (اسلام)کو لوگوں تک پورا پوراپہنچا دیا تواپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے اور اس دین کو قیامت تک کے لیے لوگوں کے درمیاں چھوڑدیا۔

آپ ﷺ کی ولادت و طفولیت سے لے کر مرض وفات و وصال تک ایک ایک واقعے کا ذکر اور رُخِ مصطفی کی ایک ایک جھلک کا تذکرہ رحمت وبرکت کے نزول کا سبب ہے۔

ایک مسلمان کے لیے تو رسول اللہ ﷺ سے وابستہ ہر چیز کا تذکرہ ،آپ کی ذات گرامی سے متعلق ہر واقعہ کا بیان بھی عین عبادت ہے ۔جب رسول اللہ ﷺ سے نسبت رکھنے والی چیزوں کا تذکرہ عین عبادت ہوا تو آپ کا ذکرِ ولادت کیوں ایمان میں تازگی کا سبب نہ ہو گا؟۔امام اہلِ سنت مولانا عبد الشکور لکھنویؒ فرماتے ہیں:''بعض جُہلاء نے یہ مشہور کر رکھا ہے کہ مسلمانوں کا کوئی گروہ حضور انور ﷺ کی پیدائش کے ذکر کو بدعت کہتا ہے ۔میرے خیال میں وہ مسلمان،مسلمان ہی نہیں جو حضورِ پاک کے تذکرے کو منع کرے یا برا کہے۔آپ ﷺ کی پیدائش کا بیان طبعاً اور شرعاً ہر طرح سے عبادت ہے ، بلکہ ہم خستہ جانوں کے لیے یہی تذکرہ باعثِ بالیدگیِ حیات اور غذائے روح ہے۔جو شخص آپ کے ذکر شریف کو منع کرے ، یا بدعت قرار دے ہمیں اس کے خارج از اسلام ہونے میں ذرہ بھر کلام نہیں۔'' (علامہ عبد الشکور لکھنویؒ: حیات وخدمات، لاہور:ادارہ تحقیقاتِ اہل سنت)

لیکن ذکر رسول اور جلسہائے سیرت کے ساتھ ہمیں اس بات پر سنجیدگی کے ساتھ غور کرنے کی ضرورت ہے کہ کیا آج ربیع الاول کی اتنی سی اہمیت رہ گئی کہ ملت کے کچھ افراد اسے جشن کے طور پر مناکر فارغ ہوجائیں؟کچھ دیر کے لیے جلسے جلوس کا انعقاد کرلیا جائے ؟کچھ نعتیہ مشاعروں اور مجلسوں کا اہتمام ہوجائے !اس کے بعد سال کے گیارہ مہینے سنتوں کا جنازہ نکلے ،فرامین رسول کی خلاف ورزی ہو، تعلیمات نبوی کو پامال کیاجائے اور جانتے بوجھتے خلاف شرع امور انجام دیے جائیں ؟

نہیں نہیں! ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔امت مسلمہ کو اس نادر موقع سے بہت کچھ فیض لینا ہے ،بہت کچھ نفع پہونچانا ہے ،امت کے لیے یہ موقع اس اہم ترین سبق کی یاد دہانی ہے جسے اس نے فراموش کردیا ہے اور اسی وجہ سے اقوام عالم کے درمیان نشان عبرت بنی ہوئی ہے۔

ربیع الاول کا مہینہ پوری امّت کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم کی ولادت کا مہینہ ہے ، اس مہینہ میں آپ علیہ السلام اس دنیامیں تشریف لائے اس لیے امت کو چاہیے وہ اس نادر موقع سے بھرپور فائدہ اٹھائے ،لوگوں میں ضروری امور سے متعلق شعور بیدار کرے اور سنت کے مطابق زندگی گزارنے کو ترجیح دے۔

سب سے پہلے نبی کا امتی ہونے کی حیثیت سے مسلمانوں کو یہ جاننا ضروری ہے کہ ہم پر اپنے نبی کے کیا حقوق ہیں ؟اور ہم ان حقوق کو ادا کر رہے ہیں یا نہیں ؟اور اگر ادا کر رہے ہیں تو کس درجہ میں ادا کر رہے ہیں؟ علمائے امت نے آپ ﷺ کے کئی ایک حقوق بتلائے ہیں۔ہم اختصار کے ساتھ چند بنیادی حقوق بیان کرتے ہیں!

پہلا حق: ایمان لانا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق میں سب سے پہلا اور اہم ترین حق یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی جائے۔کیوں کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کا لازمی

تقاضا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم دیتے ہوئے یوں ارشاد فرمایا کہ:﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنتُمْ تَسْمَعُونَ﴾.(الانفال)اے ایمان والو! اللہ اور اُس کے رسُول کی اطاعت کرو اور حکم سُننے کے بعد اس سے سر تابی نہ کرو۔

اللہ نے یہ بھی فرمایا کہ جو کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماں برداری کرے گا، وہی اللہ کا فرماں بردار ہے اور جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرے وہ درحقیقت اللہ کا نافرمان ہے۔کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو اسی بات کا حکم دیتے ہیں جس کا اللہ حکم دے اور اسی بات سے منع کرتے ہیں جس سے اللہ منع کرے۔

﴿مَّن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَن تَوَلَّىٰ فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا﴾.(النساء)جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے دراصل اللہ کی اطاعت کی اور جو منھ موڑ گیا، تو بہرحال ہم نے تمھیں ان لوگوں پر پاسبان بنا کر تو نہیں بھیجا۔اور فرمایا:﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾.(الحشر) جو کچھ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمھیں دیں وہ لے لو اور جس چیز سے وہ تم کو روک دیں اس سے رک جاؤ، اللہ سے ڈرو، اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی حقیقت یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ نمائی میں زندگی گزاری جائے ، آپ کی پیروی کی جائے ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کو اپنایا جائے ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کیا جائے اور اسے لوگوں کے خیالات اور خوش فہمیوں پر مقدم رکھا جائے۔تمام امور کا فیصلہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کروایا جائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے پر پوری رضا مندی اپنائی جائے۔ جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے (ترجمہ)پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے بھیجے ہوئے نبی اُمی پر ،جو اللہ اور اس کے ارشادات کو مانتا ہے اور پیروی اختیار کرو اُس کی، امید ہے کہ تم راہ راست پا لو گے۔(الاعراف)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے مفہوم میں چار چیزیں داخل ہیں :

1... آپ کی بتائی ہوئی خبروں کی تصدیق کرنا۔

2...جس چیز کا حکم دیں اس میں آپ کی اطاعت کرنا۔

3...جس چیز سے روک دیں اس سے رک جانا۔

4... آپ کی لائی ہوئی شریعت کے مطابق اللہ کی عبادت کرنا۔

دوسرا حق :محبت رکھنا

امت پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی حق ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یوں محبت کی جائے کہ والد، بیٹے اور تمام لوگوں کی محبت سے بڑھ کر ہو۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کے والد، اس کے بیٹے اور تمام لوگوں سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اے اللہ کے پیغمبر! آپ مجھے ہر چیز سے بڑھ کر محبوب ہیں، سوائے میری جان کے۔تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ : نہیں، اللہ کی قسم! (اس وقت تک بات نہیں بن سکتی)جب تک میں تجھے تیری جان سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے : تواب ایسے ہی ہے ، اللہ کی قسم! آپ مجھے میری جان سے بھی پیارے ہیں۔تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمر! اب بات بنی ہے۔

آپ کے ساتھ دعوی محبت میں مخلص ہونے کی کئی ایک علامات اور نشانیاں ہیں، جن میں سے اہم ترین علامات یہ ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنا، تنگی اور آسانی ، خوشی اور غمی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف اپنانا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کو اپنی خواہش پر مقدم رکھنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی نصرت کرنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا دفاع کرنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی حفاظت کرنا اور کثرت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کرتے رہنا، کیوں کہ جو شخص جس چیز سے محبت کرتا ہے ، وہ کثرت سے اسے یاد کرتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملاقات کا بہت زیادہ مشتاق ہونا، جیسے ایک محب اپنے محبوب سے ملنے اور ملاقات کرنے کا آرزو مند ہوتا ہے۔

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سچی محبت کی ایک بہت بڑی علامت کثرت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا ہے۔جو آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار درود پڑھے ، اللہ اس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے۔جیسا کہ صحیح حدیث کی رو سے ثابت ہے۔بالخصوص ان مواقع پر جہاں درود پڑھنا مستحب ہے، مثلاً دعاء کے شروع اور آخر میں، اذان کے بعد، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے وقت ، مسجد میں داخل ہوتے اور مسجد سے نکلتے وقت، جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات اور تشہد میں۔اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے وقت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنتے ہوئے آپ کی تعظیم وتوقیر ملحوظ رکھے ، نیز مصائب و آلام میں آپ کی جدائی کی مصیبت اور صدمہ یاد کر کے صبر و سکون کی ہمت حاصل کرے۔

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی ایک علامت یہ ہے کہ اہل بیت کے ساتھ ، مہاجرین و انصار صحابہ کے ساتھ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے ساتھ محبت کی جائے، جن کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو محبت تھی۔یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہر اس چیز سے محبت کرتے تھے جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے محبت کی، حتی کہ مباح امور میں بھی، جیسا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک

بار دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم برتن سے کدو تلاش کر کے تناول فرما رہے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد سے میں ہمیشہ کدو پسند کرتا ہوں۔

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کی ایک علامت یہ ہے کہ اس شخص کو ناپسند کیا جائے جسے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپسند کیا، اس کے ساتھ دشمنی کی جائے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دشمنی کرے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی مخالفت کرے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین میں بدعت سازی کرے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی کسی چیز کو ناپسند کرے یا بوجھل سمجھے۔

تیسرا حق: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر بھی آپ کے حقوق میں داخل ہے، ارشاد باری تعالی ہے :إِنَّآ أَرْسَلْنَاكَ شَاهِداً وَمُبَشِّراً وَنَذِيراً ۔لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلاً

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر بھی آپ کے حقوق میں داخل ہے کہ :

☆… آپ کے فرمان و حدیث کی تعظیم کی جائے۔

☆… آپ کی مسجد یعنی مسجد نبوی کی تعظیم کی جائے۔

☆… آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن چیزوں اور شخصیات کی تعظیم کا حکم دیا ہے ان کی تعظیم کی جائے۔

چوتھا حق: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول پر شک کا اظہار نہ کرنا

اس طرح یہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب کا تقاضا ہے کہ دوسروں کی آراء و خیالات کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول پر کسی شک کا اظہار نہ کیا جائے، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کی بنیاد پر دوسروں کے خیالات کو مشکوک سمجھا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو قیاس اور اس جیسی دیگر چیزوں کے ساتھ رد نہ کیا جائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی کسی بھی چیز کے قبول کرنے کو اس بات پر منحصر نہ سمجھا جائے کہ کوئی دوسرا بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی موافقت کرے۔ یہ سب کام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب میں کوتاہی کا سبب ہیں اور بہت بڑی جسارت ہیں۔ اس لیے اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو، امت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق کی معرفت حاصل کرو اور ان پر تدبر کرو، تاکہ تم انہیں اس انداز سے نبھا سکو کہ جس سے تمہارا پروردگار راضی ہو، تمہیں اس کی محبت ملے، تمہارے گناہ معاف ہوں اور اس کی جنتوں میں داخلہ تمہارا مقدر بنے۔

پانچواں حق: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع اور مدد کرنا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک عظیم حق یہ ہے کہ ہر مسلمان اپنے جان و مال سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد اور آپ کی طرف سے دفاع کرے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دفاع میں درج ذیل امور داخل ہیں :

☆... آپ کی تعلیمات اور سنت کی طرف سے دفاع۔
☆... آپ کی ازواج مطہرات کی طرف سے دفاع۔
☆...آپ کے صحابہ کرام کی طرف سے دفاع۔

برادران اسلام!

ان حقوق کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ اس مہینے کی مناسبت سے تمام امت کو چاہیے کہ وہ اپنے آقا علیہ السلام کی سیرت مبارکہ کا مطالعہ کرے ، اس سلسلے میں مساجد، مدارس، سکولز، کالجز اور یونیورسٹیز میں سیرت پاک کے لیے روزانہ کی بنیاد پر سلسلہ وار دروس منعقد کیے جائیں۔

آج امت کو ہٹلر، سٹالن،مارکس، لینن اور مختلف اداکاروں کی بائیو گرافی(حالات زندگی) تو حرف بہ حرف یاد ہے ؛ مگر اپنے محبوب آقا علیہ السلام کی زندگی کے متعلق کچھ علم نہیں۔وہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ و سلم جن کی ذات پوری انسانیت کے لیے کامل نمونہ ہے آج امت نے ان کی زندگی کو بھلا دیا ہے اور اپنے مسائل کا حل ناقص العقل دانشوروں کے ہاتھوں تلاش کر رہی ہے۔

ربیع الاول کے مہینے میں ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ سیرت رسول صلی اللہ تعالی علیہ و سلم کے حوالے سے کوئی کتاب لازمی ختم کرے ، چاہے وہ مختصر ہو یا مفصل۔آج انٹرنیٹ کے دور میں کتب تک رسائی انتہائی آسان ہو گئی ہے۔اب سارا علم انگوٹھے کے نیچے آگیا ہے۔ہر پڑھے لکھے شخص کو چاہیے کہ وہ اس موقع پر فضول بحث میں اپنا قیمتی وقت ضائع کرنے کے بجائے سیرت رسول صلی اللہ تعالی علیہ و سلم کا خود بھی مطالعہ کرے اور دیگر دوستوں کو بھی یہ پیغام پہنچائے۔

مقامی زبانوں میں سیرت رسول کے مختصر خاکے شائع کرنے اور انہیں برادران وطن کے مابین تقسیم کرنے کا اہتمام کیا جائے۔مال دار اہل خیر اس طرف توجہ کریں اور سیرت رسول ﷺ کے پیغام کو عام کرنے میں حصہ دار بنیں،شاید کل روز قیامت یہی نجات کا ذریعہ بن جائے۔

مسلم رفاہی تنظیمیں خصوصیت کے ساتھ اس مہینے میں بھی مفلسوں، بیماروں اور پریشان حالوں کا خاص خیال رکھیں،ان کا بھرپور تعاون کریں اور انہیں اسلامی تعلیمات و نبوی اخلاق کا عملی نمونہ بن کر دکھائیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالی ہمیں سیرت رسول صلی اللہ علیہ السلام سلم کو سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمد سے اجالا کر دے

خلاصۂ خطاب

ماہِ ربیع الاول کا چاند نظر آچکا ہے۔ یہ وہ مہینہ ہے جس میں خاتم النبیین رحمۃ للعالمین رسولِ عربی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت ہوئی۔ اس مہینہ میں ہم ان سنتوں کو زندہ کرنے کا اہتمام کریں جو سنتیں ہماری زندگی میں فراموش ہوچکی ہیں۔ ہماری سعادتمندی اس میں ہے کہ ہم رسولِ رحمت ﷺ کو نمونہ بناکر اپنی زندگی گزاریں۔ ۱۲/ربیع الاول کے موقع پر نوجوان ڈی جے یا ناچتے گاتے اور تیز رفتاری سے گاڑیاں چلاتے ہیں، شریعت ایسی نامعقول حرکتوں سے روکتی ہے۔ اس کا محبت رسولِ ﷺ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ نوجوان ایسی باتوں سے باز آئیں اور وقار و سنجیدگی کا مظاہرہ کریں۔



موضوع سے متعلق آیات وروایات

لَقَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ عَزِيۡزٌ عَلَيۡهِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِيۡصٌ عَلَيۡكُمۡ بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ (التوبة)

ترجمہ: بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر بہت ہی نہایت ہی رحم فرمانے والے ہیں۔ (سورہ توبہ)

لَقَدۡ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ إِذۡ بَعَثَ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِنۡ أَنۡفُسِهِمۡ يَتۡلُو عَلَيۡهِمۡ آيَاتِهٖ وَيُزَكِّيۡهِمۡ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتَابَ وَالۡحِكۡمَةَ وَإِنۡ كَانُوا مِنۡ قَبۡلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِيۡنٍ ۔ (آل عمران)

ترجمہ: یقینا اللہ تعالی نے اہل ایمان پر بڑا احسان فرمایا کہ ان کے درمیان انہی میں سے ایک باعظمت رسول کو مبعوث فرمایا، جو ان پر اس کی آیتیں تلاوت فرماتے ہیں اور انہیں پاک وصاف کرتے ہیں اور انہیں کتاب وحکمت کا علم عطا فرماتے ہیں، حالانکہ وہ (آپ کی آمد سے) قبل کھلی گمراہی تھے۔

وَاذۡكُرُوا نِعۡمَةَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ إِذۡ كُنۡتُمۡ أَعۡدَاءً فَأَلَّفَ بَيۡنَ قُلُوبِكُمۡ فَأَصۡبَحۡتُمۡ بِنِعۡمَتِهٖ إِخۡوَانًا وَكُنۡتُمۡ عَلَى شَفَا حُفۡرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنۡقَذَكُمۡ مِنۡهَا (آل عمران)

ترجمہ: اور تم اللہ تعالی کی نعمت کو یاد کرو؛ جو (محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں) اس نے تم پر فرمائی ہے! جب کہ تم دشمن تھے، تو اس نے تمہارے قلوب میں الفت ڈال دی، اور تم اس کی اس نعمت کی برکت سے آپس میں بھائی بھائی ہوگئے، اور تم لوگ دوزخ کے گڑھے کے کنارہ پر تھے، تو اس نے تمہیں وہاں سے نکالا۔

قُلۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوۡنِيۡ يُحۡبِبۡكُمُ اللّٰهُ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ ذُنُوۡبَكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ (آل عمران)

ترجمہ: (اے رسول) فرما دیجئے کہ اگر تم لوگ اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تم کو اپنا محبوب بنا لے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور اللہ بہت زیادہ بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

قُلۡ اِنۡ كَانَ اٰبَآؤُكُمۡ وَاَبۡنَآؤُكُمۡ وَاِخۡوَانُكُمۡ وَاَزۡوَاجُكُمۡ وَعَشِيۡرَتُكُمۡ وَاَمۡوَالُ ۨاقۡتَرَفۡتُمُوۡهَا وَتِجَارَةٌ تَخۡشَوۡنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرۡضَوۡنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَيۡكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَجِهَادٍ فِىۡ سَبِيۡلِهٖ فَتَرَبَّصُوۡا حَتّٰى يَاۡتِىَ اللّٰهُ بِاَمۡرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الۡفٰسِقِيۡنَ (التوبة)

ترجمہ: (اے رسول) آپ فرما دیجئے اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسندیدہ مکان یہ چیزیں اللہ اور اسکے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔

عَنۡ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ: "لَا يُؤۡمِنُ أَحَدُكُمۡ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيۡهِ مِنۡ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ أَجۡمَعِينَ". (رواہ البخاری)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ایماندار نہ ہو گا جب تک اس کے والد اور اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ میں محبوب نہ ہو جاؤں۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "لا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَكُونَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهِ". (السنة لابن أبي عاصم »بَابُ مَا يَجِبُ أَنْ يَكُونَ هَوَى الْمَرْءِ تَبَعًا ...رقم الحديث: 14)

ترجمہ : حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول...

